احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 180 | اتوار-15 ربیع الاول-1416ھ' 13 ظہور 1374ہش' 13-اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا بدی سے نفرت کرتا اور نیکیوں سے پیار کرتا ہے

جب ہمیں یہ محسوس ہو جاوے کہ خدا ہے اور وہ بدی سے نفرت کرتا ہے اور نیکی کو پیار کرتا ہے اور نیکیوں کو عزیز رکھتا ہے تو ہم دیوانہ وار نیکیوں کی طرف دوڑیں گے اور گناہ کی زندگی سے دور بھاگیں گے۔ یہی ایک اصول ہے جو نیکی کی قوت کو طاقت بخشا اور نیکی کے قویٰ کو تحریک دیتا ہے اور بدی کی قوتوں کو ہلاک کرتا اور شیطان کی زریت کو شکست دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان' کان' آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بیجا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوری تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دِقّت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے درد دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 99)

مذہب کا اصل مقصد خدا سے ملانا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اللہ تعالیٰ اپنے نئے آنے والوں پر اتنا مہربان ہوتا ہے کہ بندوں کو بھی حکم ہے کہ ان کی تالیف قلب کرو۔ یہ ذرا جیتنے کے محتاج لوگ ہیں اور خود بھی کبھی تالیف قلب فرماتا ہے اور حیرت انگیز طور پر بعض دفعہ ان کو نشان دکھاتا ہے۔ تو جب اس ہاتھ کی عادت پڑ جائے تو پھر یہ بھی نہیں چھوڑ سکیں گے۔ لیکن جب تک یہ ہاتھ اس ہاتھ میں نہ آجائے جو خدا کا ہاتھ کہلاتا ہے اس وقت تک آپ کے ہاتھوں میں تو محفوظ نہیں ہوں گے۔ آج ہے کل نکل جائے گا ہاتھ سے۔ آپ کو کب توفیق ہے کہ سارا دن تمام سال بھر آپ روزانہ ان کی فکر کریں مہینے میں ایک دو دفعہ بھی فکر کا آپ کے پاس وقت نہیں رہتا اب تو رفتار بھی بہت پھیل چکی ہے۔ لکھوکھا کی تعداد میں لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں اور ہر قوم سے' ہر

باقی صفحہ 7 پر

اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ محترم پروفیسر محمد شریف خان صاحب ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یکم اگست 1995ء کو مجھے دوسرے نواسے سے نوازا ہے۔ نومولود عزیزم مکرم رفیق احمد خالد آف جرمنی کا بیٹا اور برادرم مکرم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب آف کینیڈا کا پوتا ہے۔ حضرت صاحب نے بچے کا نام نعمان احمد عطا فرمایا ہے۔ احباب سے عزیز نومولود کی صحت' دین و دنیا میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم منصور احمد صاحب چٹھہ مربی سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے 95-7-30 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ارسلان احمد تجویز ہوا ہے خدا تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ منصورہ پروین صاحبہ بنت مکرم چودھری خلیل الرحمان صاحب (وفات یافتہ) دار النصر وسطی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم چودھری محمد رفیع احمد ابن مکرم چودھری فیض احمد صاحب آف کریم نگر فیصل آباد بعوض حق مہر مبلغ اکیس ہزار روپے محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ 3۔ اگست 1995ء کو بیت المبارک میں بعد عصر پڑھا۔ اگلے روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جنازہ حاضر و غائب

الفضل مورخہ 12- اگست میں عنوان بالا کے تحت جو خبر شائع ہوئی ہے اس میں اگست کی بجائے جولائی پڑھا جائے۔ (ادارہ)

ڈاک کے لفافے کی قیمت میں اضافہ

احباب کرام مطلع رہیں کہ ڈاک کے لفافے پر اب 1-50 روپے کے ٹکٹ لگ رہے ہیں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

13- ظہور 1374 ہش — 13 - اگست 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

1- دنیا میں لوگوں کو ایک یہ بھی بڑی غلطی لگی ہے کہ دوسرے سے مقابلہ کے وقت یا اس کی نیت میں فرق آتا دیکھ کر اپنی نیت کو جو خیر پر مبنی ہوتی ہے بدل دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بجائے ثواب کے عذاب حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے نقصان روا نہیں رکھتا وہ عند اللہ کسی اجر کا بھی مستحق نہیں۔ خدا کے لئے تو جان تک دریغ نہ کرنی چاہئے۔ پھر زمین وغیرہ کیا شئے ہے۔ جس قدر کوئی دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہوگا اتنا ہی اسے ثواب ملے گا۔ اگر کوئی شخص یہ اصول اختیار نہیں کرتا تو اس نے ابھی تک ہمارے سلسلہ کا مطلب اور مقصود ہی نہیں جانا۔ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہیں اگر وہ عام لوگوں کے سے اخلاق، مروّت اور ہمدردی برتتے ہیں تو ان میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوا۔ شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو۔ اور اپنے نیک جوہر دکھاؤ۔ تب تمیز ہوگی۔ دنیاوی تنازعات کے وقت مالی نقصان برداشت کرنے اور جورِ نفس سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ انسان کو ہمیشہ اس قسم کے مواقع ہاتھ آتے ہیں کہ وہ فطرت کے یہ نیک جوہر دکھا سکے۔ اس لئے اگر کوئی ایسا موقعہ ہاتھ آجاوے تو اسے غنیمت خیال کرنا چاہئے۔

2- دعا کرتے رہو اور کراتے رہو۔ طبیعت پر جبر کر کے جو کام کیا جاتا ہے۔ ثواب اسی کا ہوتا ہے۔ اور اسی کا نام نفسِ لوّامہ ہے۔ کہ طبیعت آرام کرنا چاہتی ہے اور محبوباتِ نفسانی کی طرف کھینچی جاتی ہے۔ مگر وہ بزور اسے مغلوب کر کے خدا کے احکام کے ماتحت چلاتا ہے۔ اس لئے اجر پاتا ہے۔ ثواب کی حد نفس لوامہ تک ہی ہے۔ اور اسے ہی خدا نے پسند کیا ہے۔ چنانچہ کلام الٰہی میں بھی قسم نفس لوّامہ کی ہی خدا نے کھائی ہے۔ مطمئنہ کی نہیں کھائی۔ کیونکہ مطمئنہ میں جاکر ثواب نہیں رہتا۔ کیونکہ وہاں کوئی کشاکشی اور جنگ نہیں۔ وہ تو امن کی حالت ہے۔

3- گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ خوف کیوں کر پیدا ہو۔ اس کے لئے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے۔ جس قدر خدا تعالیٰ کی معرفت زیادہ ہوگی۔ اسی قدر خوف زیادہ ہوگا۔

ہر کہ عارف تر است ترساں تر

اس امر میں اصل معرفت ہے اور اس کا نتیجہ خوف ہے۔ معرفت ایک ایسی شے ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنیٰ ادنیٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے۔ جیسے پسو اور مچھر کی جب معرفت ہوتی ہے تو ہر ایک ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ خدا جو قادر مطلق اور علیم اور بصیر ہے اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے اس کے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اس قدر جرات کرتا ہے۔ اگر سوچ کر دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ معرفت نہیں۔

4- ہمارا تو سارا دارومدار ہی دعا پر ہے۔ دعا ایک ہتھیار ہے جس سے صاحب ایمان ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاحب ایمان کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے۔ دعا سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے۔

رنگ و نسل ان کے ہیں جدا لیکن
ساری دنیا سے لوگ آئے ہیں
جو کسی وجہ سے نہیں آئے
ان کا پیار اور سلام لائے ہیں

ابوالاقبال

O

جان دیتا ہے حصولِ مُدعا میں کس طرح
دیکھ پروانے کی ہستی اور اس کا کام دیکھ

تُو تو مخلوقات میں ہے مظہرِ ربِّ جلیل
ناسزائے شرفِ اعلیٰ اپنا کام و نام دیکھ

یہ تو کچھ خُوبی نہیں ہے کہ بگڑ کر ہی بنے
مبتدیٔ کار پہلے کام کا انجام دیکھ

تیری منزل ہے بلندی پہ تو بن عالی خیال
پستیوں میں تھک کے حسرت سے نہ سُوئے بام دیکھ

کامیابی ہے میں ناکامی کی خندہ ریز ہے
اے ہزیمت خوردہ! اُٹھ ہمّت کا پھر انجام دیکھ

عہدِ رفتہ کے سکندر پر ذرا حیرت نہ کر
ربّ دو عالم کے اپنے قلب پر انعام دیکھ

(اے دلِ) خوابیدہ اب چشمِ حقیقت کھول کر
احمدیت سے منوّر اپنے صُبح و شام دیکھ

سردار امین اللہ خان

(الفضل 26- جنوری 1932ء)

چاہئے کہ ہمیشہ دعامیں لگے رہو

میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعامیں لگے رہو "عبادت کرو" اور توبہ کرتے رہو جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا۔ اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جاوے۔ ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک پہلو

آپؐ اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کرتے

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

پہلے میں ذکر کر چکا ہوں کہ آنحضرت ﷺ اپنی نسبت فرماتے تھے کہ ما ادری ما یفعل بی میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا- اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے کہ آپ کبھی اس بات کا دعویٰ نہ کرتے کہ اپنے اعمال کے زور سے جنت کے وارث بن جائیں گے- بلکہ ہمیشہ یہی تعلیم دیتے کہ خدا کے فضل سے جو کچھ ملے گا- ملے گا- اور اپنی نسبت بھی یہی فرماتے کہ میری نجات بھی خدا ہی کے فضل سے ہوگی- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

"میں نے رسول کریم ﷺ کو ایک دفعہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں نہیں داخل کرے گا- لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی اپنے اعمال کے زور سے جنت میں داخل نہ ہوں گے- آنحضرت ﷺ نے جواب دیا کہ میں بھی اپنے اعمال کے زور سے جنت میں داخل نہ ہوں گا- بلکہ خدا کا فضل اور اس کی رحمت مجھے ڈھانپ لیں گے تو میں جنت میں داخل ہوں گا- اس لئے تم نیکی کرو- اور سچائی سے کام لو اور خدا کی نزدیکی کو تلاش کرو- اور تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے- کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو وہ شائد نیکی میں اور ترقی کرے اور اگر بد ہے تو شائد اس کی توبہ قبول ہو جائے اور اسے خدا کی رضا کے حاصل کرنے کا موقعہ مل جائے-

اس حدیث میں رسول کریم ﷺ کی حیثیت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کی قدرت' بڑائی' اور جلال کا کیسا صحیح اندازہ لگایا تھا- اور کس طرح آپؐ کے دل پر حقیقت منکشف تھی کہ آپ ان اعمال کے ہوتے ہوئے بھی اس بادشاہ کی غناء سے ایسے خائف تھے کہ فرماتے خدا کا فضل ہی ہو تو نجات ہو- ورنہ اس کے فضل کے بغیر نجات کیسے ہو سکتی ہے- علاوہ ازیں اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ اسلام نجات کو اعمال کا نتیجہ نہیں بلکہ خدا کے فضل کا نتیجہ قرار دیتا ہے- ہاں اعمال صالحہ خدا کے فضل کے جاذب ہوتے ہیں اسی لئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ نجات خدا کے فضل سے ہے- اس لئے تم نیکی اور تقویٰ سے کام لو- معلوم ہوا کہ نیکی اور اعمال صالحہ فضل کے جاذب ہیں- چنانچہ ایک دوسری حدیث میں اس کی اور تشریح ہو جاتی ہے- حضرت ابو ہریرہؓ اس حدیث کے بھی راوی ہیں اور اس میں انہوں نے پہلی حدیث سے اتنا زیادہ بیان فرمایا ہے یعنی خدا کے فضل کے سوا نجات نہیں- اسی لئے صبح کے وقت عبادت کرو- اور شام کے وقت بھی اور کچھ رات کے وقت بھی- اور خوب قصد کرو- پوری طرح سے قصد کرو- جنت میں پہنچ جاؤ گے-

اس حدیث سے صاف کھل جاتا ہے کہ اپنے اعمال کو فضل کا جاذب قرار دیا ہے-

---

یاد رکھنا چاہئے کہ انسان جب کبھی کسی شئے کی طرف توجہ کرتا ہے یا اسے ناپسند کرنے کی وجہ سے یا پسندیدگی کے باعث تو ان دونوں صورتوں میں' پاک ہے اللہ کی ذات' کے کلمے کا استعمال نہایت باموقعہ اور برمحل ہے- اگر وہ کسی انسان کے کسی فعل کو ناپسند کرتا ہے تو پاک ہے اللہ کی ذات یہ بتانے کے لئے کہتا ہے کہ آپ سے کوئی سہو ہوا ہے- سہو سے تو صرف خدا کی ہی ذات پاک ہے- ورنہ ہر ایک انسان سے سہو ممکن ہے- اس مفہوم کو سمجھ کر آدمی اپنی غلطی پر متنبہ ہو جاتا ہے اسی طرح اگر کوئی شخص کوئی عمدہ کام کرے تو اس میں بھی پاک ہے اللہ کی ذات کہا جاتا ہے جس کی یہ غرض ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام نقصوں سے پاک ہے اور جو کچھ اس نے پیدا کیا ہے اسے بھی پاک ہی پیدا کیا ہے- یہ کام جو کسی سے سرزد ہوا ہے یا یہ قول جو کسی کی زبان پر جاری ہوا ہے اپنی خوبی اور حسن میں خدا تعالیٰ کی پاکیزگی اور طہارت یاد دلاتا ہے جو تمام خوبیوں کا پیدا کرنے والا ہے-

غرض پاک ہے اللہ کی ذات کا کلمہ اس ضرورت کو پورا کرتا ہے جس کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور افسوس اور خوشی دونوں کا اظہار اس سے ایسی عمدگی سے ہوتا ہے- جو اور کسی کلمہ سے نہیں ہو سکتا پس اس کلمہ کے مقابلہ میں تالیاں بجانا اور سیٹیاں مارنا بالکل لغو اور بے فائدہ ہے- اور ان لغو حرکات کے مقابلے پر ایسا پاک کلمہ رکھ دینا رسول کریم ﷺ کی ہی پاک طبیعت کا کام تھا- ورنہ ہزاروں سال سے اس لغو حرکت کو روکنے کی کسی اور کے دل میں تحریک نہیں ہوئی ہاں صرف رسول کریم ﷺ ہی ہیں جو اس نکتہ تک پہنچے اور آپؐ نے ایسے موقعہ پر خدا تعالیٰ کا نام لینے کی تعلیم دے کر ثابت کر دیا ہے کہ آپؐ ہر ایک موقعہ پر خدا تعالیٰ کا ذکر کرنا پسند فرماتے اور اسی کا ذکر آپ کے لئے غذا تھا-

اس واقعہ کے علاوہ اور بھی بہت سے واقعات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا ذکر زیادہ کیا جائے- چنانچہ چھینک پر- کھانا شروع کرتے وقت' پھر ختم ہونے کے بعد' سوتے وقت' جاگتے وقت' عبادت کے بعد' کوئی بڑا کام کرتے وقت' (نماز کی تیاری کرتے وقت)' غرضیکہ اکثر اعمال میں آپؐ نے خدا تعالیٰ کے ذکر کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا ہے- جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ نہ صرف خود ہی ذکر الٰہی میں زیادہ مشغول رہتے تھے بلکہ دوسروں سے بھی چاہتے تھے کہ وہ بھی یاد الٰہی میں مشغول رہیں- جو کہ آپ کے کمال محبت پر دال ہے-

میں نے بہت آدمی دیکھے ہیں کہ ذرا عبادت کی اور مغرور ہو گئے- چند دنوں کی نمازوں یا عبادتوں کے بعد وہ اپنے آپ کو فرعون بے ساماں یا فخر اولیاء سمجھنے لگتے ہیں اور دنیا و مافیہا ان کی نظروں میں حقیر ہو جاتی ہے- بڑے سے بڑے آدمی کی حقیقت کچھ نہیں جانتے بلکہ انسان کا تو کیا کہنا ہے خدا تعالیٰ پر بھی اپنا احسان جتاتے ہیں اور سمجھتے ہیں جو عبادات ہم نے کی ہیں گویا خدا تعالیٰ پر احسان کیا ہے- اور وہ ہمارا ممنون ہے کہ ہم نے اس کی عبادت کی ورنہ اگر عبادت نہ کرتے تو وہ کیا کر لیتا- جو لوگ اس طرز کے نہیں ہوتے ان میں سے بھی اکثر ایسے دیکھے گئے ہیں کہ ان میں عبادات کر کے کچھ تکبر ضرور آ جاتا ہے- اور بہت ہی کم ہیں کہ جو عبادت کے بعد بھی اپنی حالت پر قائم رہیں اور یہی نیکوں کا گروہ ہے- پھر سمجھ سکتے ہو کہ نیکوں کے سردار اور نبیوں کے سربراہ اور وہ حضرت رسول کریم ﷺ کا کیا حال ہو گا- آپ تو کل خوبیوں کے جامع اور کل نیکیوں کے سرچشمہ تھے- عبادت کسی تکبر یا بڑائی کے لئے کرنا تو الگ رہا جس قدر خدا تعالیٰ کی بندگی بجالاتے اتنی ہی ان کی آتش شوق تیز ہوتی- اور آپ بجائے عبادت پر خدا تعالیٰ کو اپنا ممنون احسان بنانے کے خود شرمندہ احسان ہوتے کہ الٰہی اس قدر توفیق عبادت کی ملتی ہے تو تیرے ہی فضل سے ملتی ہے- آپؐ کی عبادت ایک دور تسلسل کا رنگ رکھتی ہے- کچھ حصہ وقت جب عبادت میں گزارتے تو خیال کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے اس کام کی توفیق دی- اس احسان کا شکر بجالانا ضروری ہے- اس جذبہ ادائیگی شکر سے بے اختیار ہو کر کچھ اور عبادت کرتے- اور پھر اسے بھی خدا تعالیٰ کا ایک احسان سمجھتے کہ شکر بجالانا بھی ہر ایک کا کام نہیں- جب تک خدا تعالیٰ کا احسان نہ ہو- پھر اور بھی زیادہ شوق کی جلوہ نمائی ہوتی اور پھر اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو جاتے- اور یہ راز و نیاز کا سلسلہ ایسا وسیع ہوتا کہ بارہا عبادت کرتے کرتے آپ کے پاؤں سوج جاتے صحابہؓ عرض کرتے یا رسول اللہ ﷺ اس قدر عبادت کی بھی آپؐ کو کیا حاجت ہے آپؐ کے تو گناہ معاف ہو چکے ہیں اس کا جواب آپؐ یہی دیتے کہ پھر کیا میں شکر نہ کروں-

---

حضرت ادریس علیہ السلام

حضرت ادریس علیہ السلام کی ولادت اور پرورش وغیرہ کے متعلق نسیم سعید اپنی کتاب حضرت ہود علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام میں مزید کہتی ہیں:-

حضرت ادریسؑ کی ولادت اور پرورش کی کونسی جگہ تھی- اس کے بارے میں علماء اور مفسرین کی مختلف تحقیق ہے- ایک فرقہ کہتا ہے کہ وہ مصر میں پیدا ہوئے کچھ کا خیال ہے کہ وہ بابل میں پیدا ہوئے اور وہاں ہی نشوونما پائی- اور نبی مبعوث ہوئے- اپنی مشرک قوم کو توحید کی تعلیم دیتے تھے- قوم کے ہاتھوں بہت دکھ اٹھائے اور فریضہ تبلیغ کو بڑے صبر و تحمل سے ادا کرتے رہے- تکالیف کے سامنے غیر معمولی صبر کا مظاہرہ کرتے- تھوڑے لوگ آپ پر ایمان لائے- قوم کی آئے دن مخالفت' دشمنی اور تکالیف دہی کی بناء پر نبیوں کی سنت کے مطابق آپ کو ہجرت کا حکم ہوا- اور اپنے ماننے والوں کو لے کر آپ نے بابل سے مصر کی طرف ہجرت کی-

جیسا کہ آپ کے نام سے پتہ چلتا ہے علم و حکمت خوب جاننے والا اور اپنی زندگی ہدایت' نیکی' حکمت' اور دانشمندی کے لئے وقف کرنے والا- مفسرین کہتے ہیں کہ آپ کی قوم مختلف بولیاں اور زبانیں بولتی تھی- اور آپ ہر ایک کو اس کی زبان میں تبلیغ کرتے تھے- مفسرین کہتے ہیں کہ دین الٰہی کی طرف بلانے کے علاوہ آپ ان کو تمدن اور معاشرت مدنی سیاست کے اصول و قواعد بھی سکھاتے تھے- کہا جاتا ہے کہ آپ نے علم حکمت اور علم النجوم کی ابتداء کی- آپ علم ہندسہ و حساب کے بھی موجد تھے- حضرت امام جماعت الثانی' حضرت ادریسؑ کے بارے میں یہودی اور عیسائیوں کے حوالہ جات کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ (کلام الٰہی) میں صرف ذکر ہے کہ وہ راست باز تھے اور نبی تھے- اور ان کو بلند مقام پر خدا تعالیٰ نے اٹھایا اور حقیقتاً حنوک کے اتنے ہی حالات ہیں جن کو سچا کہا جا سکتا ہے- اور کتاب پیدائش سے بھی اتنا ہی پتہ لگتا ہے کہ وہ خدا کے ساتھ چلتا تھا یعنی راست باز تھا- اور یہ کہ خدا نے اس کو بلند مقام پر اٹھالیا- یعنی اس کا' انجام بخیر ہوا- اور اللہ تعالیٰ نے اس کو مرنے کے بعد بھی اعلیٰ درجات دیئے-

حضرت ادریسؑ سے علم و حکمت کے بہت سے مقولے منسوب کئے جاتے ہیں جن میں سے ان کا انتخاب درج کیا جاتا ہے- جو پیغمبرانہ شان کے شایان ہے-

(۱) خدا کی لازوال نعمتوں کا شکر انسانی طاقتوں سے باہر ہے-

(۲) جو علم میں کمال اور عمل صالح کا خواہش مند ہو اس کو جہالت کے اسباب اور بدکرداری کے قریب بھی نہ جانا چاہئے- کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہر فن مولا کاریگر اگر سینے کا ارادہ کرتا ہے تو سوئی ہاتھ میں لیتا ہے نہ کہ برما- پس ہر وقت خدا کی

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی نیوز کے شکریہ کے ساتھ

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام

دی نیوز انٹر نیشنل کی ۱۴- جولائی ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں ایس- این- برنی کہتے ہیں کہ امریکی قوم نے اپنے انتہائی ذہین رابرٹ اوپن ہیمر کی ذہانت کو داد دینے کے لئے بیس سال لگا دئے تھے- کیونکہ جوزف میکارتھی کے ساتھ ان کا اختلاف ہو گیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی جی بھر کر مخالفت کی گئی ان کی وطن پرستی کو شبہ سے دیکھا گیا- اور تقریباً بیس سال میکارتھی ازم کا شکار رہے- ایک اور نوبل انعام یافتہ پروفیسر گلن- ڈی- سی بورٹ اور اس وقت کے امریکہ کی اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین اوپن ہیمر کی حمایت کرنے والے اور ان کی بازیابی کے لئے کام کرنے والے اور انہیں معاشرے میں صحیح مقام دلانے والے ثابت ہوئے- یہ عجیب بات ہے کہ پروفیسر عبدالسلام جن کا تعلق پاکستان سے ہے اور جنہوں نے نوبل انعام حاصل کیا ہوا ہے انہیں بھی بیس سال لگے ملک کی صحیح طور پر نظروں میں آنے کے لئے- یہ بیس سال ان سے عدم تعاون کا رویہ اختیار کیا گیا اور گویا انہیں اپنے آپ سے الگ کر کے تنہائی کے گوشے میں ڈال دیا گیا- ڈاکٹر سلام کی زندگی اور ان کے کارہائے نمایاں کا ملک کے بالاترین طبقے میں تذکرہ جاری رہا- اور کھل کر ہوا- جب پروفیسر سلام ۱۹۵۱ء میں کیمبرج سے واپس آئے تاکہ یونیورسٹی پنجاب میں پروفیسر اور ہیڈ آف میتھیمیٹکس ڈیپارٹمنٹ کے فرائض سرانجام دیں- اس وقت ان کا نام ساری دنیا میں مشہور ہو چکا تھا- تقسیم ملک سے پہلے جو آپس میں مقابلے ہوتے تھے ان میں ڈاکٹر سلام نے پنجاب یونیورسٹی میں نئے ریکارڈ قائم کئے اور میتھیمیٹکس میں ڈبل فرسٹ حاصل کئے اور کیمبرج یونیورسٹی میں فزکس ٹرائی پاس- آپ کا پی- ایچ- ڈی کا مقالہ ۱۹۵۱ء میں اشاعت پذیر ہوا تھا- اور اس مقالے سے فوری طور پر آپ کو عالمی طور پر شہرت حاصل ہو گئی تھی- ۱۹۵۳ء کے آخیر پر انہیں یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ انہیں اپنے ملک سے باہر جانا چاہئے- شیکسپیئر نے اس بات کو اپنے رنگ میں اس طرح ظاہر کیا تھا کہ ایسی ہوا جو نوجوانوں کو ساری دنیا میں پھیلا دیتی ہے- تاکہ وہ اپنی قسمت کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں کیونکہ ان کے اپنے ملک میں ان کی ایسی پذیرائی نہیں ہوئی- نائیجل کالڈر نے اس واقعے کے متعلق کہا کہ انتہائی تردد کے ساتھ سلام نیچے اتر گئے یعنی انہوں نے اپنی دماغی کاوشوں کو بیرونی ملک میں پروان چڑھانے کا فیصلہ کر لیا- یہ ایسی بات ہے جیسے ایشیا کے بہت سے قابل لوگ ایسا ہی کرتے ہیں- لیکن اس کے باوجود انہوں نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی کہ دیگر نوجوانوں کو ایسی باتیں منتخب کرنے سے روکا جائے-

ڈاکٹر سلام نے امپیریل کالج لندن میں فزکس کی چیئر لینے کا فیصلہ کیا- اس وقت ان کی عمر صرف ۳۱ سال تھی- اور اس طرح وہ رائل سوسائٹی کے ۳۳ سال کی عمر میں سب سے کم عمر کے فیلو بن گئے- ۳۴ سال کی عمر میں وہ اپنے ملک کے چیف ایگزیکٹو کے چیف سائنٹفک ایڈوائزر بنے اور انٹرنیشنل سنٹر آف تھیوریٹیکل فزکس کے بانی ڈائریکٹر ۳۸ سال میں بن گئے-

فزکس کے سلسلے میں جو آپ نے انتہائی مفید کام کیا ہے انہیں اس سلسلے میں بہت سے انعامات ملے اور ۱۹۷۹ء میں انہیں نوبل انعام بھی مل گیا- جہاں تک قیام امن اور انٹرنیشنل سائنس کولابوریشن کے فروغ کا تعلق ہے انہیں ایٹمز فار پیس کا میڈل اور ایوارڈ دیا گیا اور تیس چالیس اکیڈیمیز' سوسائیٹیز جن کا دنیا کے مختلف حصوں سے تعلق ہے کے وہ فیلو یا رکن بن گئے- چالیس سے زیادہ یونیورسٹیوں نے آپ کو ڈی- ایس- سی- آنرز کر سا دیا- ۱۹۷۴ء میں آپ نے سائنس ایڈوائزر برائے چیف ایگزیکٹو سے استعفیٰ دیا- یہ عہدہ آپ کے پاس ۱۹۶۰ء سے تھا- اور اس عہدے کی حیثیت سے پی- اے- ای- سی چیف ڈاکٹر اشفاق احمد نے کہا- اس کی وجہ سے پاکستان میں موجودہ سائنس کے وہ معمار قرار دئے گئے-

اس کے بعد ہماری قومی زندگی میں عقائد کے اختلافات اور جماعتی اختلافات در آئے- اور ایسے تھا کہ ہم ایک آلودہ ہوا والے تاریک کمرے میں بند ہو کر رہ گئے ہیں- پروفیسر ریاض الدین جو ڈاکٹر سلام کے شاگرد ہیں اور جنہوں نے فزکس پر متعدد کتابیں لکھی ہیں- جو بعد میں عالمی طور پر فزکس کے مضمون میں ماہر مانے گئے- انہوں نے اس نوبل انعام یافتہ شخصیت کو دو لفظوں میں یوں پیش کیا ہے-

Curiosity and Compassion

انہوں نے وکٹر- ویس- کوپ Weiss Kopf کے الفاظ

Curiosity and Compassion

بغیر Curiosity کے غیر مکمل بات ہے- Curiosity نے پروفیسر سلام کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ قدرت کے مختلف عوامل پر غور کریں اور اس طرح انہوں نے ۱۹۷۹ء میں بعض دوسرے سائنس دانوں کی شراکت میں نوبل انعام حاصل کیا- اور جہاں تک ان کی Cmpassion کا تعلق ہے انہوں نے انسانیت کو باہم دگر اکٹھا کرنے کی کوشش کی جس کے نتیجہ میں آئی سی ٹی پی معرض وجود میں آئی- جس کی وجہ سے وہ ایٹمز فار پیس (Atoms For Peace) پرائز کے ۱۹۶۸ء میں مستحق قرار پائے- اس کے علاوہ پروفیسر سلام نے جو دیگر اہم کام کئے وہ یہ تھے کہ تیسری دنیا میں سائنس اور ٹیکنالوجی کو فروغ دینے کے لئے کوشش کی- انہوں نے تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز کو پاکستان میں جاری کرنے کا فیصلہ کیا- اسی طرح دیگر علاقوں میں بھی............ وہ آگے کہتے ہیں کہ ڈاکٹر اشفاق احمد جو پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین ہیں اس بات کو یاد کرتے ہیں کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے ڈاکٹر سلام ۱۹۵۵ء سے بھرپور کام کر رہے ہیں- پیس فل اٹامک انرجی کے امن کے استعمالات کے لئے جو اقوام متحدہ نے کانفرنس منعقد کی تھی اس کے سلسلے میں انہوں نے کہا کہ پاکستان وفد اپنے ملک کے نیوکلیر پروگرام اور اس کے فروغ کا سوچ سمجھ کر ڈرافٹ بنا کر لے جائیں- سپارکو ان کی ایجاد ہے- اور وہ ہر بڑی ایسٹیبلشمنٹ جس کا تعلق پی- اے- ای- سی- سے ہے جس میں پنس ٹک اور کنوپ بھی ہیں شامل ہیں سے ان کا تعلق رہا ہے- اور اسی طرح پانچ سو پاکستانی سائنس دانوں اور انجینئروں کی بہترین تربیت کے وہ ذمہ دار ہیں- یہ تربیت انہیں یورپ میں دلوائی گئی- ڈاکٹر اشفاق احمد پروفیسر سلام کے پنجاب یونیورسٹی میں جونیئر رفیق کار تھے- جب وہ ان کے گھر گئے تو انہیں لسی پلائی گئی- انہوں نے حیران ہو کر دیکھا کہ ان کے گھر میں بھینس ہے اور وہ خود اس کا دودھ دوہتے ہیں جبکہ ان کی بیگم اسے رڑکتی ہیں- ڈاکٹر اشفاق احمد پروفیسر سلام کی شخصیت کے متعلق کہتے ہیں-

ایک بہت بڑے سائنس دان ہونے کے علاوہ وہ ایک بہت اچھے منتظم بھی ہیں ایک بہت اچھے قلم کار بھی ہیں اور ایک بہت اچھے مقرر بھی- اور اپنی بات کو دوسروں تک صحیح طریق پر پہنچانے کی اہلیت رکھتے ہیں- وہ سائنس دانوں سے' بیوروکریٹس سے' سکیمیں بنانے والوں سے اور سیاست دانوں سے' ہر قسم کی گفتگو کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں- اور اس کے علاوہ ان کی یہ خوبی بھی عام طور پر جانی اور پہچانی جاتی ہے کہ وہ دوسروں کی قابلیت کی دل کھول کر تعریف کرتے ہیں-

ان کی پاکستان سے محبت اس بات سے ظاہر و باہر ہے کہ ان کے پاس صرف ایک ہی پاسپورٹ ہے اور وہ پاکستانی ہے- وہ کہتے ہیں کہ ہم واقعی ان پر فخر کرتے ہیں- اور دعا کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ لمبی زندگی عطا کرے اور وہ خوشی سے اپنے ایام بسر کریں-

پروفیسر احمد علی ایک معروف تھیوریٹیکل فزسٹ ہیں- وہ بعض اعداد و شمار جو خاصے دلچسپ ہیں آئی سی ٹی پی کے متعلق پیش کرتے ہیں- یہ وہ ادارہ ہے جو انہوں نے ٹریسٹ میں جاری کیا ہوا ہے- وہاں جو مقالے لکھے گئے ہیں ان کی تعداد چھ ہزار سے زیادہ ہے اور ان میں سے چار ہزار چار سو دس ایسے سائنس دانوں نے لکھے ہیں جن کا ترقی پذیر ممالک سے تعلق ہے- پینتالیس ہزار سات سو اڑسٹھ افراد نے اس سنٹر کا دورہ کیا ہے جن میں ۵۳ فی صدی ترقی پذیر ممالک کے ہیں- پاکستان کا حصہ ۸۲۵ ہے- یہ کہ ڈاکٹر سلام میں بہت سی خوبیاں ہیں- پروفیسر احمد علی کہتے ہیں کہ ان کے وہ مقالے دیکھ کر اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے-

پروفیسر عبدالسلام آج کل بہت بیمار ہیں اور بستر سے لگے ہوئے ہیں- رابرٹ وال گیٹ نے ۱۹۷۴ء میں نیو سائنٹسٹ میں کہا تھا کہ یہ دنیا کے لئے بڑی افسوس کی بات ہے کہ سلام صاحب کو دو زندگیاں نہیں مل سکتیں تیسری دنیا میں انہوں نے سائنس کو اجاگر کیا ہے- اب وہ اپنی زندگی کی خزاں میں سے گذر رہے ہیں اور یہ عجیب بات ہے کہ دہران اور ڈیبی کے فضل پروفیسر بھی اس بات کی طرف توجہ نہیں دیتے کہ انسٹی ٹیوٹ آف فزکس ایٹ اسلام آباد کو ان کے نام سے منسوب کیا جائے- یہ ایک ایسی بات ہے جس پر پاکستان کے فزکس کے ماہرین کو غور کرنا چاہئے-

---

بقیہ صفحہ 3

خوشنودی کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے-

(۳) خدا کی یاد اور عمل صالح کے لئے خلوص نیت شرط ہے-

(۴) نہ جھوٹی قسمیں کھاؤ نہ اللہ تعالیٰ کے نام کو قسموں کے لئے تختہ مشق بناؤ نہ جھوٹوں کو قسمیں کھانے پر آمادہ کرو- کیونکہ ایسا کرنے سے تم بھی شریک گناہ ہو جاؤ گے-

(۵) اپنے بادشاہوں کی جو کہ پیغمبر کی طرف سے احکام شریعت کے نفاذ کے لئے مقرر ہوتے ہیں- اطاعت کرو- اور اپنے بڑوں کے سامنے پست رہو اور ہر وقت اپنی زبان حمد الٰہی سے تر رکھا کرو-

(۶) جو ضروریات زندگی کی زیادہ خرچ کرتا ہے وہ کبھی قانع نہیں ہوتا-

---

اصل غرض انسان کی محبت ذاتی ہونی چاہئے- اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہو گی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی- ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں- وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک- اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں- اس کی ہر حرکت و سکون' اس کے در و دیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

دل کے عارضے کا سن کر دل پہلے سے زیادہ تیزی کے ساتھ دھڑکنے لگتا ہے۔ کیونکہ دل کا عارضہ فوری موت کا باعث بن سکتا ہے اور اگرچہ موت تو ایک ایسی یقینی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن پھر بھی شائد انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے کچھ تو وقت ملے یعنی ایسا نہ ہو کہ اچانک چلتا بنے۔ نہ کسی سے کچھ کہہ سکے نہ کسی سے کچھ سن سکے۔ نہ کسی کو کچھ بتا سکے۔ لیکن بہرحال دل کی تکلیف دنیا کے ہر خطے میں موجود ہے۔

جن لوگوں کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوتی ہے انہیں اس بات کا خطرہ لاحق رہتا ہے کہ کسی وقت بھی یہ دھڑکن فوری طور پر بند ہو جائے۔ اس دھڑکن کو باترتیب کرنے کے لئے ڈاکٹروں نے پیس میکر (Pace-Maker) کی ایجاد کی ہے۔ اس پیس میکر سے دل کی دھڑکن باترتیب ہو جاتی ہے اور جب سے یہ ایجاد سامنے آئی ہے ہزاروں ہزار افراد ایسے ہیں جنہیں اس تکلیف سے رہائی مل گئی ہے اور وہ اس بات سے خوش ہیں کہ اب ان کا دل ٹھیک دھڑکتا ہے۔ یہ پیس میکر ایک سیل کے ساتھ چلتا ہے اور اس سیل کی میعاد زیادہ سے زیادہ دو سال ہوتی ہے۔ دو سال کے بعد ایسے مریضوں کو پھر آپریشن کروانا پڑتا ہے یعنی نیا پیس میکر اور نیا سیل۔ یا کم از کم نیا سیل۔ اور یہ بات واقعی پریشان کن تھی۔

اب ایک ایسا پیس میکر تیار کر لیا گیا ہے جو پہلے پیس میکر سے خاصا چھوٹا ہے اور جس کا سیل سات آٹھ سال تک چل سکتا ہے۔ پہلے پیس میکر کو ایک بچی کے لئے استعمال کرنا چاہا تو وہ چونکہ ایک ماچس کی ڈبیا کے برابر تھا اسے اس کے شکم کے اندر لگایا گیا۔ لیکن ایک سال کے بعد اس نے کام کرنا چھوڑ دیا۔

چنانچہ اب جو پیس میکر بنایا گیا ہے یہ خاصا چھوٹا ہے اور چھوٹے سے چھوٹے جسم کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے انگلستان کے ایک ہسپتال کی کینہ پریرہ جو اس پیس میکر کی ایجاد سے منسلک ہیں کہتی ہیں کہ اسے ایک تار کے ساتھ دل کے والو میں لگا دیا جاتا ہے۔ دائیں طرف یعنی خون پمپ کرنے والے حصے سے اسے منسلک کر دیا جاتا ہے۔ اور اسے اب سات آٹھ سال تک تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں۔ پہلا پیس میکر باہر سے توانائی حاصل کرتا تھا۔ اور یہ بھی اس میں ایک خامی تھی۔ اب جو پیس میکر بنایا گیا ہے وہ اپنے لئے توانائی از خود پیدا کرے گا۔ اور باہر سے اسے توانائی کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ یہ بہت بڑی بات ہے کہ پیس میکر لگا لیا۔ سات آٹھ سال تک اسے ہلانے جلانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ سات آٹھ سال تک کام کرتا ہے اس کے بعد پھر دوسرا لگوا لیا۔ اور چونکہ یہ اپنی توانائی خود پیدا کرتا ہے۔ اس لئے اس میں کسی بے ہنگم حرکت کا بھی موقعہ پیدا نہیں ہوتا۔ بہرحال پیس میکر کہتے ہیں۔ رفتار کو کنٹرول کرنے والا۔ اور یہ ہے ہی رفتار کو کنٹرول کرنے والا۔ یعنی دل کی رفتار کو کنٹرول کرنے والا۔

تعارف

"امیدیں جو بر نہ آئیں"

عبدالحفیظ کاردار پاکستان میں کرکٹ کے معمار مانے جاتے ہیں بہت اچھے کھلاڑی تھے۔ اور بہت اچھے کپتان۔ حال ہی میں انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جس کا عنوان ہے "Failed Expectation" "وہ امیدیں جو بر نہ آسکیں"۔ اس کتاب کی رونمائی کے موقعہ پر ڈاکٹر نسیم حسن شاہ سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ پاکستان نے کہا کہ جب کاردار پنجاب میں وزیر تعلیم اور کھیلیں تھے۔ تو بائیسکل پر اپنے دفتر جایا کرتے تھے۔ بالکل اسی طرح جس طرح دوسرے محبان وطن چاہتے تھے کہ قائداعظم کا خواب پورا کیا جاسکے۔

نسیم حسن شاہ نے کہا کہ میں نے دو دفعہ یہ کتاب پڑھی ہے اور میں نے اس سے یہ اخذ کیا ہے کہ کتاب اس بات کو عیاں کرتی ہے کہ قائداعظم جس قسم کی پاکستانی سوسائٹی بنانی چاہتے تھے وہ نہیں بن سکی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے مصنف سے پورا پورا اتفاق ہے سابق چیف جسٹس نے مزید کہا کہ بنگالی پاکستان کی قومیت کے لئے انتہائی مخلص تھے لیکن مغربی پاکستان کے بیوروکریٹس نے انہیں اقتدار میں شامل نہ ہونے دیا۔ انہوں نے اس واقعہ کا بھی ذکر کیا جب بنگالیوں نے کاردار اور ان کے ساتھیوں کی کرکٹ کی ٹیم کا ڈھاکے میں ۱۹۵۰ء میں استقبال کیا تھا۔ اور کس طرح مشرقی پاکستان کے چیف سیکرٹری جو بیوروکریٹ تھے اور یہاں مغربی پاکستان سے وہاں بھیجے گئے تھے اور جن کا خاص اثر ورسوخ تھا' نے ایک پارٹی کے موقع پر نہ بلائے جانے کی وجہ سے پارٹی کے موقع پر بجلی کٹوا دی۔ اس کتاب میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ پر بیوروکریٹس کا تسلط ہے۔

نسیم حسن شاہ نے مزید کہا کہ ملک میں کنٹرولڈ جمہوریت ہونی چاہئے کیونکہ جمہوریت سے زیادہ یہاں کے باشندوں اور سیاسی لیڈروں کو ڈسپلن کی ضرورت ہے۔ ان کی تقریر سے قبل ڈاکٹر مبشر حسن جو کسی وقت وزیر مال تھے۔ نے کتاب سے بعض پیراگراف پڑھ کر سنائے۔ یہ پیراگراف قائداعظم کی تقریریں تھیں اور ڈاکٹر موصوف نے بتایا کہ کس طرح پاکستانی ان باتوں سے انحراف کر چکے ہیں۔

جسٹس ریٹائرڈ صمدانی نے ان دنوں کو یاد کیا جب مشرقی اور مغربی پاکستان اکٹھے تھے۔ اور عام طور پر بنگالیوں کے محب وطن اور دیانت دار ہونے کا ذکر کیا جاتا تھا۔

جہاں تک عبدالحفیظ کاردار کی تعلیم کا تعلق ہے انہوں نے پنجاب یونیورسٹی اور آکسفورڈ سے تعلیم حاصل کی۔ اور انہیں ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۸ء تک کرکٹ کھیلتے ہوئے کرکٹ کا معمار کہا جاتا ہے۔ وہ پنجاب اسمبلی کے رکن بھی رہے اور وزیر برائے خوراک تعلیم پلاننگ اور ترقی اور صنعت بھی۔ ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۷ء تک کاردار بی۔ سی۔ سی۔ پی۔ صدر تھے اور ۱۹۹۱ء۔ ۱۹۹۲ء میں سوئیزرلینڈ میں پاکستان کے سفیر تھے۔ انہوں نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں۔

میر غلام احمد نسیم

ہمارا خاندان

اخبار میں جتنے متنوع مضامین ہوں اتنا ہی زیادہ مقبول اور قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہوتا ہے "ہمارا خاندان" کے عنوان سے جو سلسلہ مضامین "روزنامہ الفضل" نے شروع کیا ہے نہایت ہی مفید اور معلوماتی ہے۔ اس سے جماعت احمدیہ کے مختلف خاندانوں کا ایک دوسرے تعارف ہوتا ہے۔ ان کے بزرگوں نے جن شدید مشکلات سے دوچار ہونے کے باوجود شمع روشن رکھی اس سے ہم جیسے کم ہمتوں کو حوصلہ ملتا ہے۔

انسان طبعاً تنوع پسند ہے۔ کسی کو ادب سے دلچسپی ہوتی ہے' کسی کو تاریخ سے اور کسی کو سوانحی ادب سے وغیرہ۔ بظاہر "روزنامہ الفضل" کی یہ کوشش معلوم ہوتی ہے کہ وہ قارئین کو ان کے ذوق کی تسکین کے لئے ان کی طبیعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ مضامین اور معلومات مہیا کرے۔ یہ امر قابل تحسین ہے خدا کرے قائم رہے بلکہ مزید اس میں اضافہ ہو۔

(1) ہمارے والد میاں صلاح محمد ولد جمال الدین (عرف جمالہ) موضع دھوڑیاں' علاقہ پونچھ' کشمیر کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے باختلاف روایات 1900ء یا 1901ء میں احمدیت قبول کی لیکن بوجوہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زیارت کے لئے قادیان نہ جا سکے۔ احمدیہ جماعت میں داخل ہونے پر انہیں شدید اذیت سے دوچار ہونا پڑا۔ جدی جائیداد سے محروم کر دیئے گئے۔ بائیکاٹ جیسی اذیت پیش آئی لیکن پائے ثبات میں کوئی لغزش نہ آئی۔

(۲) ہمارے بھائی مولوی عبدالرحیم دیساتی مربی کے طور پر کافی عرصہ خدمات بجالاتے رہے۔ مجھے زندگی وقف کرنے کی توفیق نصیب ہوئی اور تاحال کسی نہ کسی رنگ میں خدمت میں مصروف ہوں۔

(۳) ہمارے تین بھتیجے میر عبدالرشید' میر عبدالباسط اور میر عبدالقدیر اور ایک بھانجہ میر عبدالمجید مربی سلسلہ ہیں۔

(۴) ہمارے داماد ڈاکٹر عبدالحفیظ اور بیٹی ڈاکٹر امتہ الشکور کو نصرت جہاں سکیم کے تحت دو مرتبہ تین تین سال کل چھ سال میڈیکل مشنریز کے طور پر گیمبیا مغربی افریقہ میں خدمت کا موقعہ ملا۔ اب پھر دونوں نے مزید پانچ سال کے لئے وقف کیا ہے اور تنزانیہ روانگی کے لئے ویزے کے منتظر ہیں۔

(۵) ہماری اگلی پود میں میر ظفراللہ جو ہمارے حقیقی بھتیجے میر عبداللہ خان کے بیٹے اور رشتہ میں ہمارے نبیرہ ہیں مربی سلسلہ ہیں۔ وہ اس وقت بیجنگ 'چین' میں چینی زبان کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(۶) ہمارا صہری رشتہ خدا کے فضل سے علم دوست خاندان میں ہوا۔ ہمارے برادر نسبتی مولوی نورالدین منیر سابق مربی سلسلہ ہیں۔ وہ لمبے عرصہ تک نائب وکیل التصنیف اور پھر وکیل التعلیم تحریک جدید بھی خدمات سرانجام دیتے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سری لنکا میں قیام امن کی کوششیں

سری لنکا کی موجودہ حکومت تامل باغیوں کے ساتھ جاری خانہ جنگی کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ چند روز قبل سری لنکا کی صدر مادام چندریکا کماری ٹنگانے ٹیلی ویژن پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے ملک کو فیڈریشن میں تبدیل کرنے کا اعلان کیا تھا۔ تاکہ تامل باغیوں کو ان کے اپنے علاقے میں خود مختاری دے دی جائے اور وہ جنگ سے باز آجائیں۔

اب سری لنکا کی صدر نے قیام امن کے لئے ایک اور اہم کوشش کی ہے۔ انہوں نے سری لنکا کی فوج کو زیادہ نمائندہ بنانے کے لئے اس میں تامل رجمنٹ قائم کرنے کی پیشکش کی ہے۔ تامل پیپلز پارٹی کے لیڈر ڈگلس دیو آنند نے صدر سے ملاقات کے بعد بتایا کہ صدر نے تامل رجمنٹ قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ قبل ازیں تامل ٹائیگرز کی دھمکیوں کی وجہ سے تامل افسر اور سپاہی سری لنکا کی فوج سے نکل گئے تھے اور ان کی جگہ پر نہیں کی گئی تھی۔ سری لنکا کی ایک کروڑ ۷۰ لاکھ کی آبادمیں تامل ۱۸ فیصد ہیں۔ ان کو سنہالی اکثریت کے ہاتھوں امتیازی سلوک بننے کا گلہ رہتا ہے اور اس بناء پر وہ علیحدہ وطن کے قیام کی بھی خواہش رکھتے ہیں۔ مسٹر دیو آنند نے بتایا کہ انہوں نے صدر کی پیش کردہ امن تجاویز پر گفتگو کی جس کا مقصد بارہ سالہ خانہ جنگی کو ختم کرانا ہے۔ ۳۵ ہزار افراد آج تک اس کی نذر ہو چکے ہیں۔

○○○

ٹرینی ڈاڈ کا تنازعہ

ٹرینی ڈاڈ کی اسمبلی کی سپیکر ایک مقدمے میں ملوث ہونے کی وجہ سے اپنی سپیکر شپ سے ہٹائی جا رہی ہیں۔ لیکن انہوں نے عہدہ چھوڑنے سے انکار کر دیا ہے اور حکومت نے دار الحکومت میں سٹیٹ آف ایمرجنسی لگا دیا ہے تاکہ انہیں ہٹانے کی وجہ سے گڑبڑ نہ ہو۔ پولیس کی چند ایک گاڑیاں سپیکر کی کوٹھی میں جمعرات کے روز داخل ہو گئیں۔ اور انہیں گھر میں نظر بند کر دیا گیا۔ حکومت جو کہ منتخب ہے اسے مجبور کیا گیا ہے کہ وہ اس قسم کی کارروائیاں کرے کیونکہ یہ دیکھا گیا تھا کہ یہ حکومت ملک پر حکمرانی نہیں کر سکتی۔ بڑی پارٹی جو حزب اختلاف ہے اور جس کا نام یونائیٹڈ نیشنل کانگریس ہے نے کہا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ پاگل پن ہے اور ساتھ ہی یہ بات دہرائی کہ حکومت حکمرانی کرنے کی اہل نہیں ہے۔ وزیر اعظم پیٹرک مینگ کی حکومت کچھ عرصے سے یہ کوشش کرتی رہی ہے کہ سپیکر اپنے عہدہ سے ہٹ جائے۔ لیکن سپیکر نے سختی سے اس بات سے انکار کر دیا ہے اور کہہ دیا کہ وہ اپنی پوسٹ پر قائم رہیں گی۔ سٹیٹ آف ایمرجنسی جو عائد کی گئی ہے۔ اس کے ذریعہ اسمبلی کے حقوق زائل ہو گئے ہیں اور حکام کو اس بات کا اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ وہ جہاں چاہیں حفاظتی فوجیں کھڑی کر دیں۔ حزب اختلاف نے یہ سکیم بنائی ہوئی تھی کہ جمعہ کے روز پارلیمنٹ کے باہر وہ مظاہرہ کریں گے۔ یہ وہ وقت ہے جب اسمبلی کو اس بات پر بحث کرنا تھی کہ نئی اصلاحات لا کر حکومت کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ سپیکر کو ہٹا سکے۔ کہا جاتا ہے ٹرینی ڈاڈ میں سٹیٹ آف ایمرجنسی کے اعلان کا یہ پہلا موقعہ ہے۔ یعنی جب سے کہ سیاہ فام مسلمانوں نے ۱۹۹۰ء کی جولائی میں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی۔

○○○

صدر یلسن بمقابلہ چیچنین

گذشتہ جمعہ کے روز روس کے صدر بورس یلسن نے ایک تقریر میں چیچنیا کی فوجوں سے کہا کہ وہ اپنے ہتھیار روسی فوجیوں کے سپرد کر دیں۔ اس تقریر کے متعلق چیچنیا کے اعلیٰ حکام نے کہا ہے کہ یہ محض اشتعال انگیزی ہے اور ایسی باتوں پر کسی صورت بھی عمل نہیں کیا جا سکتا۔ سعید حسن ابو مسلموف جو چیچن پارلیمنٹ میں ڈپٹی ہیں اور چیچن نمائندوں کی سربراہی کرتے ہوئے سیاسی گفت و شنید میں حصہ لے رہے ہیں نے کہا کہ یلسن کی تقریر غیر تعمیری ہے۔ اور وہ گفت و شنید پر نفسیاتی اثر ڈالنا چاہتے ہیں۔ یلسن کی تقریر کے مطابق جو لوگ روس کی نمائندگی میں گفت و شنید کر رہے ہیں ان کے پاس کوئی خاص اختیارات نہیں ہیں اور انہوں نے کہا میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ گفت و شنید کو سبوتاژ کرنے کے لئے یہ اشتعال انگیز تقریر کی گئی ہے اخیاد عدی گوف جو چیچن پارلمنٹ کے سپیکر ہیں اور چیچن گفت و شنید کرنے والے گروہ کے سینئر ممبر ہیں نے کہا ہے کہ یلسن اور روسی وزیر اعظم چرمومرڈین یہ کوشش کرتے معلوم ہوئے ہیں کہ گفت و شنید پر دباؤ ڈالا جائے لیکن ہم انہیں بتا دینا چاہتے ہیں کہ ایسا دباؤ ڈالنے میں انہیں کامیابی نہیں ہو گی۔

○○○

مسٹر جے سالک کی شکایت

جولیس سالک جو پاکستانی وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی (فیملی پلاننگ) ہیں۔ اس وقت امریکہ میں اقوام متحدہ کے بعض اجلاسوں میں شرکت کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ لگتا ہے کہ وہ اس بات سے ناراض ہیں۔ کہ پاکستان کے قونصل جنرل طارق فاروق مرزا ان کے ساتھ مناسب سلوک نہیں کر رہے۔ انہوں نے ان کے لئے گاڑی کا بھی انتظام نہیں کیا۔ ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر مسٹر جولیس سالک نے کہا کہ وہ اقوام متحدہ کی بلائی گئی ایک میٹنگ میں جانے کے لئے گاڑی چاہتے تھے۔ لیکن انہیں گاڑی نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اسی لئے میں ییلو کیب میں ایک ہندوستانی سکھ ڈرائیور کے ساتھ ادھر ادھر جاتا ہوں۔ ان کے کہنے کے مطابق سکھ ٹیکسی ڈرائیور نے حیرانگی کا اظہار کیا کہ پاکستانی کے ایک وفاقی وزیر کو اجلاسوں میں شرکت کے لئے امریکہ میں گاڑی مہیا نہیں کی گئی۔ پریس بریفنگ کے موقعہ پر مسٹر سالک نے اپنے اس مطالبے کو دہرایا کہ انتخابات کا موجودہ سسٹم جس میں الگ الگ انتخابات کروائے جاتے ہیں۔ فوری طور پر ختم کیا جانا چاہئے۔ اور ہر شخص کو کہیں سے بھی اور کسی کے مقابلے میں بھی امیدوار بن کر الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ مجھے کسی بھی شخص کے خلاف چاہے اس کا مذہب اور ذات کچھ بھی ہو انتخاب لڑنے کی اجازت دی جائے۔ کہتے ہیں کہ پریس بریفنگ کے بعد مسٹر سالک کو پاکستانی سفارت خانے نے اقوام متحدہ جانے کے لئے گاڑی مہیا کر دی۔

○○○

نذر محمد نذیر گولیکی

حادثات / اعجازی زندگی

کوئی زمانہ تھا۔ سرخ آندھی آنے پر بزرگ مستورات کہا کرتی تھیں کہ کوئی قتل ہو گیا ہے آج دنیا ہی حادثات کی بن گئی ہے اخبارات۔ ریڈیو۔ ٹی۔ وی حادثات کی خبروں سے بھرے پڑے ہیں ریل گاڑیوں کے ٹکرانے سے۔ بسوں کے ٹکرانے سے۔ ہوائی جہازوں کے گرنے سے۔ ویگنوں۔ کاروں۔ موٹر سائیکلوں کے ٹکرانے سے۔ سمندر اور دریاؤں میں نہانے کی وجہ سے۔ خودکشی کے ذریعہ سے ہزارہا لوگ ہلاک ہوتے ہیں۔ اسی طرح زلزلوں میں ایک منٹ میں شہر کے شہر تباہ ہو جاتے ہیں۔ ایک طرف یہ موت کا کھیل جاری ہے دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی اعجاز نمائی کے کرشمے بھی دیکھنے میں آتے ہیں کہ زلزلوں میں آبادیوں کا صفایا ہو جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کئی افراد کو بچا بھی لیتا ہے۔ ویگنیں اور بسیں نہروں میں گر جاتی ہیں۔ پانی بھی گہرا ہوتا ہے۔ اس کے باوجود کئی افراد زندہ بچ جاتے ہیں۔ بحری جہازوں کے ڈوبنے کی صورت میں بھی کچھ تعداد زندہ بچ جاتی ہے۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ ہوائی جہاز گرا آگ لگ گئی اور اس میں سے زندہ بھی بچ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی دونوں تقدیریں اپنے اپنے خطوط پر کام کر رہی ہیں۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ جسے "اللہ رکھے اسے کون چکھے"

بعض واقعات اتنے دلچسپ ہوتے ہیں کہ دل اللہ کی حمد کے ترانے گانے لگ جاتا ہے۔ اور وہ واقعات اعجازی رنگ رکھتے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل ایک واقعہ ایسا ہوا کہ ایک بس میں ایک خاتون سوار کھڑکی کی طرف اپنی گود میں ایک بچی لئے سفر کر رہی تھی خاتون کو اونگھ آگئی بچی کھیلتے ہوئے کھڑکی کے باہر گر گئی۔ بس کے پیچھے ایک موٹر سائیکل سوار جا رہا تھا اس نے بچی اٹھائی اور کسی طرح بس کو روکا اور بچی ماں کے حوالے کر دی۔ بچی کو غیبی ہاتھ نے بچا لیا اور کوئی چوٹ وغیرہ بھی نہ آئی۔

ایک دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ ایک آدمی خودکشی کے لئے ایک گاڑی کے نیچے لیٹ گیا لیکن بازو کٹ گیا اور بروقت طبی امداد ملنے کی وجہ سے زندہ بچ گیا۔

ایک واقعہ قادیان کا ہے۔ ۱۹۴۶ء کا جلسہ سالانہ تھا۔ ریلوے سٹیشن کے قریب والے محلہ میں ہمارے ایک وفات یافتہ دوست مستری فیروز الدین صاحب کا مکان تھا۔ ان کا ایک چھوٹا بچہ کھیلتا ہوا ریلوے لائن میں چلا گیا۔ انجن الٹا ہونے کی وجہ سے بچہ Crew کی نظر میں نہ آسکا اور انجن کا ایک حصہ اوپر سے گزر گیا۔ اور گھر والے پہنچ گئے بچے کی ایک پاؤں کی ایڑی کٹ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو کچلنے سے بچا لیا۔ وہ آج تک ٹھیک ٹھاک بڑھاپے میں شامل ہو چکا ہے۔

ایک واقعہ تقریباً پچاس سال پرانا ہے۔ دریائے چناب پر ایک عورت گھوڑی پر سوار پل پر سے جا رہی تھی۔ اس کا کوئی رشتہ دار گھوڑی کے آگے آگے تھا۔ غالباً وہ سسرال نہیں جانا چاہتی تھی۔ اس نے خودکشی کرنے کے لئے گھوڑی کو آہنی جنگلے کے قریب کر لیا اور دریا میں چھلانگ لگا دی۔ سردیوں کا موسم تھا۔ دریا میں پانی کھڑا تھا۔ اس نے پرانے زمانے کا دیسی برقعہ ٹوپی والا اوڑھا ہوا تھا۔ پانی میں گرنے پر اس میں ہوا بھر گئی اور کچھ لوگ غالباً مچھلی پکڑنے والے تھے جنہوں نے فوراً اس کو نکال لیا اور پھر اس منزل پر روانہ ہو گئی جہاں جانا پسند نہیں کرتی تھی۔

خدا کی اعجاز نمائی کا کرشمہ کتنا واضح ہے ہر حادثے کے پیچھے زندگی کی بقا کے لئے بظاہر کوئی نہ کوئی سبب نظر آتا ہے۔ لیکن سبب کا پیدا کرنا بھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔

عطیۂ خون

خدمت بھی

عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 5

رہے۔ ہماری بیگم نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں بطور ٹیچر اور بعد میں فضل عمر گرلز ہائی سکول میں ہیڈ مسٹریس خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ ساتھ ساتھ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں بھی عرصہ سے کسی نہ کسی شعبہ میں خدمت کرتی رہتی ہیں۔ حضرت ملک سیف الرحمان ہمارے ہم زلف تھے ان کی خدمات سلسلہ سب جانتے ہیں ان کی خدمات کا یہاں ذکر تو "چھوٹا منہ بڑی بات" والی بات ہو گی۔ ان کی بیگم امتہ الرشید شوکت جو ہماری نسبتی بہن تھیں مختلف حیثیت سے سلسلہ کی خدمت کرتی رہتی ہیں۔ ایک لمبا عرصہ تک رسالہ مصباح کی مدیرہ رہی ہیں۔ آجکل کینیڈا میں مقیم ہیں اور وہاں بھی کسی نہ کسی رنگ میں کوئی نہ کوئی سلسلہ کا کام کرتی رہتی ہیں۔ ہمارے دوسرے نسبتی بھائی حبیب احمد نے نصرت جہاں سکیم کے تحت پہلے بیرون ملک کئی سال تک اور پھر تقریباً ۱۴ سال تک جامعہ احمدیہ میں بطور ٹیچر خدمت کی ہے۔

بقیہ صفحہ 1

مذہب سے' ہر زبان بولنے والوں میں سے آ رہے ہیں تو ان کو آپ کیا سمجھائیں گے کیسے کیسے ان کی طرف توجہات کا حق ادا کریں گے ایک ہی طریقہ ہے کہ خدا کے ہاتھ میں ان کا ہاتھ تھما دیں۔ اور رمضان مبارک میں یہ کام ہر دوسرے دور سے زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔

اس ضمن میں ان کو روزے رکھنے کی تلقین کریں۔ روزے رکھنے کے سلیقے سکھائیں۔ ان کو بتائیں کہ اس طرح دعائیں کرو اور اللہ دعاؤں کو سنتا ہے لیکن اس سے عہد باندھو کہ تم اس کو چھوڑو گے نہیں۔ اصل مقصد مذہب کا خدا سے ملانا ہے۔ اگر کوئی مذہب باتیں سکھا جاتا ہے اور قیدوں میں مبتلا کر جاتا ہے مگر خدا کا قیدی نہیں بناتا تو ایسے مذہب کا کیا فائدہ۔ جتنے زیادہ بندھن ہوں اتنا ہی وہ مذہب مصیبت بن جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ بندھن خدا کی محبت کے بندھن ہوں تو پھر وہ مصیبت نہیں وہ رحمت ہی رحمت ہے وہ عشق کے بندھن ہونے چاہئیں۔ پس ہر وہ (دینی حکم) جس پر عمل ظاہری ہو وہ ایسی غلامی کے بندھن ہیں جن کے ساتھ اللہ کی محبت کا تعلق نہیں ہے۔ ایسے لوگ ظواہر پرست ہو جاتے ہیں ظاہری چیزوں کے غلام ہو جاتے ہیں ان (کو دینی احکام) کچھ بھی نہیں فائدہ پہنچاتے۔ کورے کے کورے 'سخت دل کے سخت دل' انسانیت کی اعلیٰ قدروں سے عاری اس دنیا میں گزر جاتے ہیں' کچھ بھی فائدہ ان کو نہیں ہوتا۔

لیکن وہ بندھن اگر خدا کی محبت سے بندھن میں تبدیل ہوں اور اس وجہ سے ہوں۔ اللہ کی خاطر ایک انسان اپنے آپ کو پابند کر رہا ہے اور اس کی محبت کی خاطر کر رہا ہے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ پھر وہ عبد بنتا ہے' پھر وہ غلام ہوتا ہے ورنہ روزمرہ کی ٹکسالی کے طور پر کام کرنے والے کہاں غلام ہوتے ہیں۔ پس اس معنے میں ان کی تربیت کریں' ان کو سمجھائیں اور پھر چھوٹے موٹے روزمرہ کے رمضان کے آداب بھی تو بتائیں۔ روزے کیسے رکھے جاتے ہیں۔ کیوں رکھے جاتے ہیں۔ (-) جو نصیحتیں فرمائیں ان سے کچھ ان کو آگاہ کریں تو رفتہ رفتہ ان کی تربیت ہو گی اور اگر ان کو یہ تجربہ رمضان میں ہو گیا کہ ان کو لیلتہ القدر نصیب ہو گئی یعنی وہ رات آئی ہے جو رات کہلاتی ہے مگر سب سے زیادہ منور ہے اور سب سے زیادہ روشنیاں اور دائمی روشنیاں پیچھے چھوڑ جاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہو سکتا ہے وہ آپ کو سنبھالنے والے بن جائیں' آپ کو ان کو سنبھالنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ایسے لوگ میں نے دیکھے ہیں جب ان میں احمدیت میں ان میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے وہ ہر ابتلاء سے اوپر نکل جاتے ہیں کوئی ٹھوکر ان کے لئے ٹھوکر نہیں رہتی وہ یہ نہیں کہتے کہ دیکھو جی فلاں یوں کر رہا ہے انہوں نے ہمیں احمدیت دی اپنا یہ حال ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کا ان سے بہتر نمائندہ سمجھنے لگتے ہیں اور ان کی فکر کرتے ہیں' ان کی تربیت کرتے ہیں' ان کو سمجھاتے ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جن کی ہمیں آج ضرورت ہے دنیا کو سنبھالنے کے لئے۔ اگر ایسے ہی رہنے دیا گیا کہ ہر وقت آپ ہی نے ان کو سنبھالے رکھنا ہے تو آپ کی طاقت میں تو یہ سنبھالنا بھی نہیں انہوں نے پھر آگے دنیا کو کیا سنبھالنا ہے اس لئے رمضان سے یہ فائدہ اٹھائیں۔

(از خطبہ 3- فروری 1995ء)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی ظفر حسین شاہ صاحب محب پور تحصیل و ضلع خوشاب دماغ کی شریان پھٹ جانے سے بقضائے الٰہی الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں مورخہ 95-8-2 کو بعمر 57 سال وفات پاگئیں۔ موصوفہ مکرم چوہدری محمد حسن صاحب چیمہ کی بیٹی اور حضرت مولوی گل حسن صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) ڈنگہ ضلع گجرات کی پوتی تھیں۔ ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ بیت المھدی میں جنازہ کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک نصیر الحق صاحب آف پشاور مورخہ 95-7-25 بوجہ ہارٹ اٹیک پشاور ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ ان کا جنازہ پشاور سے ربوہ لایا گیا اور تمام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بعد از ظہر بیت مبارک میں جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

آسامیاں خالی ہیں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

میڈیکل رجسٹرار 1
3804-258-6900-500 NPA

آئی رجسٹرار 1
3804-258-6900-500 NPA

گائنی میڈیکل آفیسر 1
3804-258-6900-500 NPA

ڈینٹل سرجن 2
3804-258-6900-500 NPA

لیبارٹری ٹیکنیشن 1
2080-66-3400

ڈسپنسر 1
2020-60-3220

خواہشمند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں بمع سرٹیفکیٹس صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 20- اگست ۱۹۹۵ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پہنچا دیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 30140

I Hariyono S/O Misiran

پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت 89-12-22 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 94-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 150'000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Hariyono ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱

Midji Purwanto S/O Kaeran Subandi

انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2

Nur Cahyohadi S/O Istijat

انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30141

I Deddy Sumedi S/O Ahmad

پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت 85-11-17 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 94-5-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 56 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی 9'100'000 روپے اور موٹر سائیکل ہنڈا Z 90 ماڈل 1973ء مالیتی 300'000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300'000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Deddy Sumedi S/O Achmad

انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱

Asep Kurniadi S/O S.Resmana

انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2

Kombali Kamaludin S/O Amut Mahmud

انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30142

I Sukrawinata S/O Ursin

پیشہ پنشنر عمر 54 سال بیعت 59-3-13 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 94-6-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان برقبہ 4500 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی نو ملین روپے (2) موٹر سائیکل مالیتی ایک ملین چار لاکھ روپے (3) ایک راس بھینس مالیتی آٹھ لاکھ روپے (4) نقد رقم ایک ملین روپے (5) دو ٹکڑے ٹکڑے زمین کے واقع جابر مالیتی آٹھ ملین روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 260'000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل

باقی صفحہ 8 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12- اگست-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ سابق وزیراعظم اور قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے درمیانی مدت کے انتخابات کے موضوع پر بے نظیر بھٹو کو مذاکرات کی دعوت دے دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے تمام مسائل کا حل انتخابات میں ہے۔ امریکہ سینٹ میں ناکامی کی ذمہ داری حکومت پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وزیراعظم کو اپنی مقبولیت کا اتنا ہی گھمنڈ ہے تو اسے آزما لینے میں کیا حرج ہے۔ بے نظیر بھٹو کسی چیز میں مخلص نہیں۔ انہوں نے مجھے آدھی ٹرم کے لئے حکومت کرنے کی آفر دی تھی مگر مکر گئیں ایم کیو ایم میں سرکاری گروپ بنانے کی کوشش ایسی ہی ہے جیسے غلام اسحاق خاں نے مسلم لیگ توڑنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اس کے باوجود مسلم لیگ پر کوئی فرق نہیں پڑا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے مسئلے پر ہم نے خاموشی مذاکرات کی کامیابی کے لئے اختیار کی تھی اب اگر ڈائیلاگ کی صورت نکل آئے تو میں سجدہ شکر بجالاؤں گا۔

○ کراچی میں تشدد کے مختلف واقعات میں ایک دہشت گرد سمیت ۳۔ افراد ہلاک اور ایک خاتون سمیت ۷۔ افراد زخمی ہو گئے بریگیڈ کے علاقہ لائنز میں گلی میں کھڑا نوجوان گولی لگنے سے ہلاک ہو گیا۔ ابن سینا روڈ پر منی بس کو اغوا کرنے کی کوشش کی گئی ڈرائیور مزاحمت کرنے پر زخمی ہو گیا۔

○ پنجاب کے گورنر راجہ سروپ خان نے انکشاف کیا ہے کہ سندھ کے دہشت گرد پنجاب میں داخل ہو چکے ہیں۔ کچھ ڈیرہ غازی خان میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں ڈاکے چوریاں عام ہیں لیکن اس کا موازنہ سندھ سے نہیں کیا جا سکتا۔ دہشت گردوں کے پاس جعلی شناختی کارڈ ہیں۔ یہ بنوانا کوئی مشکل کام نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پی ڈی ایف میں کچھ اختلافات ہیں مگر کچھ محکمے جہاں شرکت اقتدار میں پرابلم تھا وہاں کام ہو رہا ہے۔

○ راجہ بازار راولپنڈی کے ہوٹل میں خوفناک دھماکہ سے دروازوں اور کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ دکاندار اور دیگر لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔ علاقے میں زبردست خوف و ہراس پھیل گیا۔ پولیس نے ہوٹل کو اپنی تحویل میں لے لیا۔

○ کراچی میں عید میلادالنبی کے جلوس کے دوران دو مذہبی گروپوں میں تصادم سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ دونوں گروپوں نے ایک دوسرے پر پتھراؤ کیا۔ ہوائی فائرنگ بھی ہوئی۔ فیصل کالونی پولیس نے سنی تحریک اور سپاہ صحابہ کی رپورٹ پر ایک دوسرے کے خلاف مقدمہ درج کرلیا۔

○ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان مذاکرات کی بحالی کے سلسلے میں ایم کیو ایم کا تحریری جواب حکومت کو موصول ہو گیا ہے۔ حکومتی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ اس میں کوئی نئی بات شامل نہیں۔ مذاکراتی ٹیم نے اس پر بحث کی ہے۔ اگر ضروری ہوا تو اعلیٰ سطحی صلاح و مشورہ کے بعد جواب دیں گے۔ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے لیڈر مسٹر اجمل دہلوی نے کہا کہ حکومت نے ابھی تک کوئی رابطہ نہیں کیا۔ عمران فاروق کے متعلق ابھی تک کچھ علم نہیں کہ کہاں ہے۔ مذاکراتی ٹیم نے اپنی رپورٹ لندن بھیج دی تھی تاہم ابھی تک وہاں سے کوئی ہدایت نہیں ملی۔

○ وزیر داخلہ مسٹر نصیراللہ خان بابر نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے جنرل سیکرٹری مسٹر عمران فاروق پاکستان میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کا نیا دھڑا خود بخود بن جائے گا۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ ڈاکٹر عمران فاروق کی زندگی خطرے میں ہے انہیں اپنی سلامتی کے لئے خود کو حکام کے حوالے کر دینا چاہئے۔ ان کی پارٹی کے لوگ ان سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جو لوگ خود کو حکام کے حوالے کر دیں گے ان کے مقدمات پر مناسب توجہ دی جائے گی۔ اب لوگ خود دہشت گردوں کا سراغ بتا رہے ہیں۔ تاہم ابھی تک ۱۰۰ فیصد کامیابی نہیں ہوئی۔

○ معروف شخصیت اور سندھ کے سابق گورنر حکیم محمد سعید نے کہا ہے کہ کراچی میں میری جان خطرے میں ہے۔ جان ہتھیلی پر لئے پھر رہا ہوں۔ ایم کیو ایم اور حکومت دونوں کی نیت درست نہیں۔ دونوں طرف بکاؤ مال ہے۔

○ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ بھارت نے روس سے ڈیڑھ ارب ڈالر کے مزید ہتھیار حاصل کر لئے ہیں۔ لیکن پاکستان پر بدستور پابندی عائد ہے بھارت پچھلے دس سال سے مسلسل ہتھیار حاصل کر رہا ہے۔ جس سے پورے علاقے کی سلامتی کو سنگین خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔

○ سندھ میں سکھر کے قریب جسکانی گاؤں پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور اندھا دھند فائرنگ کر کے ۱۴ دیہاتیوں کو ہلاک کر دیا۔ مرنے والوں میں تین سگے بھائی اور ۳ خواتین بھی شامل ہیں شبو ماچھی اور گلاب جسکانی ٹولے کے ۲۵ ڈاکوؤں نے گاؤں میں داخل ہو کر اندھا دھند فائرنگ کی جس سے ہر طرف آگ لگ گئی۔ ڈاکوؤں نے درندگی کا مظاہر کرتے ہوئے مردوں عورتوں اور بچوں کو گھروں سے نکالا اور انہیں لائن میں کھڑا کر کے گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ آخر کار قریب کے علاقے کے دیہاتیوں کی جوابی فائرنگ سے ڈاکو فرار ہو گئے۔

○ دریائے جہلم میں ایک کشتی ڈوب جانے سے ۱۴۔ افراد کی ہلاکت کا خدشہ ہے۔ ابھی تک ۳۱۔ لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ کشتی میں ۴۵۔ افراد سوار تھے۔ یہ حادثہ بھیرہ کے قریب ہوا۔ کشتی منڈالہرپتن سے آرہی تھی۔ امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ کشتی کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک ملاح مسافروں کو دریا سے نکالتے بے ہوش ہو گیا۔

○ قابل اعتماد ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ ایم کیو ایم کے جنرل سیکرٹری مسٹر عمران فاروق ایک غیر ملکی قونصل خانے میں پناہ گزین ہیں اور وہاں سے حکومت کے ساتھ فیصلہ کن مذاکرات کر رہے ہیں۔ بات چیت قونصل جنرل کے ذریعے ہو رہی ہے۔ مسٹر عمران فاروق اب اپنے قائد الطاف حسین سے علیحدگی کا حتمی فیصلہ کر چکے ہیں وہ آئندہ چند دنوں میں تیسرے دھڑے کے قیام کا اعلان کریں گے۔ عمران فاروق کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ فوجی آپریشن کے بعد اس غیر ملکی قونصل خانے کی گاڑیاں استعمال کرتے رہے ہیں۔ کراچی میں دو امریکی سفارت کاروں کی ہلاکت بھی اسی غلط فہمی کا نتیجہ تھی ایم کیو ایم کا زیرزمین نیٹ ورک عمران فاروق کے ساتھ رابطے کے بعد حکومت کے علم میں آچکا ہے۔

○ 15 ممالک کے سفارت کاروں نے سیلاب زدہ علاقوں میں ریلیف کیمپوں کا دورہ کیا۔ لیکن وہ امداد دینے کے سوال پر خاموش رہے۔

بقیہ صفحہ 7

رہے ہیں۔ اور مبلغ 800000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد
Sukrawinata S/O Ursin
انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 مبارک احمد پسر موصی گواہ شد نمبر2 Omilk S/O Sarip ساکن انڈونیشیا۔

اعلان تعطیل

مورخہ 14- اگست 1995ء بروز سوموار دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہٰذا اس تاریخ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر)

ضیاء آرنیکا ہیئر آئل
سر کے بالوں کی خشکی، سکری، سفیدی اور بال گرتے ہوں تو بفضلِ خدا بہترین ٹانک ہے۔ میڈیکل اور جنرل سٹورز سے بھی حاصل کریں۔
تیار کردہ: الضیاء فارمیسی آف بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار ربوہ

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

مفید اور مؤثر دوائیں
• نور کاجل: آنکھوں میں خوبصورتی اور چمک پیدا کر کے حسن میں اضافہ کرتا ہے۔ -/8
• نور اُبٹن: چہرے کے کیل، چھائیوں، داغوں، جھاسوں کو دور کرتا ہے -/15
• نور آملہ: سکری خشکی دور کر کے بالوں میں نرمی اور چمک پیدا کرتا ہے۔ -/15
• نور منجن: دانتوں اور منہ کی یومیہ صفائی کے لئے بہترین منجن -/8
• شفاء پائیوریا: مسوڑھوں کے خون اور پیپ کو دور کرتا ہے۔ ہلتے دانتوں کو مستحکم کرتا ہے -/15
• تابانی: ہربل باڈی لوشن، چہرہ اور ہاتھوں کی خوبصورتی اور دلکشی کیلئے -/15
• خورشید ہیئر آئل: مفید ترین جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ تیل جو بالوں کو گھنے اور دراز کرتا ہے گرنے سے روکتا اور سکری دور کرتا ہے۔ -/60
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ